Digitized By Khilafat Library Rabwah

18

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

روزنامہ

الفضل

قادیان

خطبہ نمبر ۳۲

یوم پنجشنبہ

جلد ۳۳	۶ ماہ تبوک ۱۳۲۴ ہش	۲۸ رمضان المبارک ۱۳۶۴ھ	۶ ستمبر ۱۹۴۵ء	نمبر ۲۰۹

مدینۃ المسیح

ڈلہوزی ۵ ماہ ظہور۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے متعلق ڈلہوزی سے بذریعہ فون پونے سات بجے شام دریافت کرنے پر معلوم ہوا۔ کہ حضور کی طبیعت خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

حضرت اُم المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت بھی خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے فالحمد للہ

اہل بیت و دیگر خدام بخیر و عافیت ہیں۔

قادیان ۵ ماہ ظہور۔ آج صبح مسجد اقصےٰ میں گیانی واحد حسین صاحب مبلغ نے تعلیم القرآن کلاس کے لئے "ہندوؤں کی نسبت سکھ مسلمانوں کے مذہباً زیادہ قریب ہیں" کے موضوع پر دلچسپ تقریر کی۔

نظارت دعوۃ و تبلیغ کیطرف سے مولوی محمد اسمٰعیل صاحب دیالگڑھی کو ڈلہوزی بسلسلہ تبلیغ بھیجا گیا ہے

خطبہ جمعہ

آئندہ اندازاً بیس سال میں ہماری جماعت کی پیدائش ہوگی

جماعت احمدیہ غور کرے۔ اُسے خدا کے دین کے لئے کتنی بڑی قربانیاں پیش کرنے کی ضرورت ہے

از حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۲۴ ماہ ظہور ۱۳۲۴ ہش مطابق ۲۴ اگست ۱۹۴۵ء بمقام ڈلہوزی

(مرتبہ: مولوی عبدالعزیز صاحب مولوی فاضل)

سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:-

قوموں کی پیدائش کے مختلف دور

ہوتے ہیں۔ اور ہر دور اپنی اپنی جگہ پر اہمیت رکھتا ہے۔ جس طرح بچے کی پیدائش ہوتی ہے۔ اسی طرح قوموں کی پیدائش عمل میں آتی ہے۔ یہ امر ہر شخص جانتا ہے۔ کہ

بچہ کی پیدائش پر

مختلف دور آتے ہیں۔ پہلے اس کی حالت ایک نطفہ کی ہوتی ہے۔ لیکن نطفہ اس وقت تک کوئی نتیجہ پیدا نہیں کر سکتا۔ جب تک حمل کی صورت میں اس کا استقرار نہ ہو جائے گویا پہلا مرحلہ انسانی پیدائش کے سلسلہ میں استقرار حمل کا ہے۔ جب تک حمل کا استقرار نہ ہو جائے۔ اس وقت تک کوئی پیدائش معرض وجود میں نہیں آسکتی۔ چنانچہ دیکھ لو۔ دنیا میں کتنے ہی لوگ ہیں جن کی شادیاں ہوئے دس دس بیس بیس سال گزر چکے ہیں یا جن کی شادیوں پر دس دس بیس بیس سال گزرتے چلے آئے ہیں۔ اور وہ طبیبوں سے علاج بھی کراتے ہیں۔ اور شدید خواہش رکھتے ہیں۔ کہ ان کی شادی کسی بچے کی صورت میں نتیجہ پیدا کرے۔ لیکن ان کی کوششیں رائیگاں جاتی ہیں۔ اور کوئی بچہ پیدا نہیں ہوتا۔ پس

سب سے پہلا مرحلہ

جو قیام زندگی اور نسل انسانی کے تسلسل میں پیش آتا ہے۔ وہ استقرار حمل کا ہے۔ اسی طرح جب کوئی بندہ خدا تعالےٰ کیطرف [illegible] اور اس سے محبت اور پیار کا اظہار کرتا ہے۔ اور اس وقت

دنیا کسی مصلح کی محتاج

ہوتی ہے۔ تو خدا تعالےٰ کیطرف سے اس بندے پر الہام نازل کیا جاتا ہے۔ اور وہ الہام دنیا میں

ایک نئی روحانی پیدائش

کے لئے بطور استقرار حمل کے ہوتا ہے۔ اور اپنی جگہ پر یہ مرحلہ ایسا ضروری ہوتا ہے۔ کہ اگر ہم اس کو اہم ترین مرحلہ قرار دیں۔ تو یہ بالکل صحیح ہوگا۔ کیونکہ تمام آئندہ ہونے والے واقعات اور حالات اسی پر منتج ہوتے ہیں۔

خدا تعالےٰ کا وہ الہام

جو بندے پر پہلی دفعہ نازل ہوتا ہے۔ کہ میں تجھے بنی نوع انسان کی ہدایت کے لئے کھڑا کرتا ہوں بطور استقرار حمل کے ہوتا ہے مگر اس الہام کے ساتھ ہی دنیا میں کوئی فوری تغیر پیدا نہیں ہوتا۔ ہاں اس الہام کے بعد کامیابی کے رستے کھلنے شروع ہو جاتے ہیں۔ جس طرح بچے کی پیدائش میں ہم دیکھتے ہیں۔ کہ وہ نطفہ سے خون کا لوتھڑا بنتا ہے۔ پھر اس میں زیادہ گرانی پیدا ہوتی ہے۔ اور وہ گوشت کی شکل اختیار کرتا ہے۔ پھر اس کی ہڈیاں بنتی ہیں۔ اور پھر اس پر چمڑا چڑھتا ہے۔ پھر آنکھ، کان اور ناک وغیرہ اعضا نمایاں شکل اختیار کرتے ہیں۔ پھر بچے کو غذا لینے کی ضرورت پیش آتی ہے۔ تو وہ ناف کے ذریعہ اس کو حاصل کرتا ہے۔ یہی مختلف حالات ہوتے ہیں جن میں سے قومیں گزرتی ہیں۔ اور یہی مختلف مراحل ہیں۔ جن میں سے

ہماری جماعت کو بھی

گزرنا ہے۔ بعض لوگ یہ خیال کر لیتے ہیں کہ جماعتیں یکساں طور پر ایک ہی حالت میں چلتی چلی جاتی ہیں۔ ان کا یہ خیال حقیقت کے بالکل خلاف ہے۔ کیونکہ جماعتیں یکساں طور پر کبھی ایک حالت پر نہیں رہتیں۔ بلکہ ان کے حالات ہمیشہ بدلتے رہتے ہیں۔ جیسے بچے کی حالت بدلتی رہتی ہے۔ ہم یہ نہیں کہہ سکتے۔ کہ بچہ ابتدا سے اسی طرح بنا بنایا آتا ہے۔ اور بڑھنا شروع کر دیتا ہے۔ بلکہ اس کی شکلیں بدلتی رہتی ہیں۔ یہاں تک کہ علم حیات کے ماہرین یہ کہتے ہیں۔ کہ

ماں کے رحم میں بچہ

اتنی شکلیں بدلتا ہے۔ کہ دنیا کے تمام جانوروں کی شکلیں اختیار کرتا ہوا گزرتا ہے۔ ایک وقت اسے خوردبین سے دیکھا گیا۔ تو اس کی شکل مچھلی کی سی تھی۔ دوسرے وقت اسے خوردبین سے دیکھا گیا۔ تو اس کی شکل خرگوش کی سی تھی۔ پھر کسی اور وقت اسے خوردبین سے دیکھا گیا تو اس کی شکل بندر کی سی تھی۔ غرض ارتقا کے مختلف دور جنین پر وارد ہوتے ہیں۔ اور وہ یکے بعد دیگرے مختلف جانوروں کی شکلوں میں سے گزرتا ہوا آخر انسانی شکل میں ظاہر ہوتا ہے۔ اسی طرح

قوموں کے متعلق

یہ خیال کر لینا کہ وہ یکساں طور پر چلتی چلی جاتی ہیں

ایڈیٹر: غلام نبی

بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپایا اور قادیان سے شائع کیا

لگ بے معنی خیال ہے۔ ان کی شکلیں بدلتی چلی جاتی ہیں۔ اور مختلف حالتوں میں گزرتی ہوئی وہ اپنے کمال کو پہنچتی ہیں۔ اور آخر کار وہ وقت آجاتا ہے۔ جو اس قوم کی پیدائش کے لئے مقرر ہوتا ہے۔ جیسے

رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی جماعت

کی پیدائش کا زمانہ وہ تھا۔ جب جنگ بدر ہوئی اور مسلمانوں کے مقابلہ میں عرب کے بڑے بڑے سردار مارے گئے۔ گویا

بدر کی جنگ کے موقع پر

وہ جماعتی حیثیت سے دنیا کے سامنے آگئے اور لوگ یہ سمجھنے لگ گئے تھے۔ کہ اب مسلمانوں کا مقابلہ کرنا آسان کام نہیں۔ بہرحال جماعتیں پہلے اسی رنگ میں ترقی کرتی ہیں۔ جس رنگ میں جنین رحم مادر میں ترقی کرتا ہے۔ اور پھر جس طرح ایک دن جنین کی پیدائش عمل میں آجاتی ہے۔ اسی طرح قوموں پر

ایک دن

ایسا آتا ہے۔ جب تدریجی رنگ میں ارتقائی مقامات کو طے کرتے ہوئے ان کی پیدائش معرض وجود میں آجاتی ہے۔

یہ امر یاد رکھنا چاہئے۔ کہ

ہماری جماعت

ابھی اس مقام پر نہیں پہنچی جس کو پیدائش کا مقام کہا جاسکے۔ یعنی دنیا ہمارے وجود کو تسلیم کرلے۔ اور تو اور ابھی پنجاب میں بھی ہمارے وجود کو پورے طور پر تسلیم نہیں کیا گیا۔ گو ایک حد تک پنجاب میں ہمارے وجود کو تسلیم کیا گیا ہے لیکن ایسے طور پر نہیں کہ لوگ علی الاعلان اقرار کرلیں۔ ابھی لوگ کہہ دیتے ہیں۔ کہ یہ چھوٹی سی جماعت ہے۔ اس کا کیا ہے۔ اور ہندوستان میں تو ہماری

کوئی ایسی نمایاں حیثیت

ہی نہیں۔ کہ ہم لوگوں کے سامنے بحیثیت جماعت آسکیں۔ ہاں جیسے بعض عجوبہ پسند کسی عجیب چیز کا ذکر اپنی کتاب میں کر دیتے ہیں۔ اسی طرح بعض لوگ ہم کو عجوبہ سمجھتے ہوئے اپنی کتابوں میں ہمارا بھی ذکر دیتے ہیں۔ اور ہندوستان سے باہر تو صرف چند ممالک ایسے ہیں۔ جن میں ہلکے طور پر ہمارے وجود کو تسلیم کیا جاتا ہے۔ دو نہ باقی دنیا ہماری کوئی اہمیت تسلیم نہیں کرتی۔ جس طرح جنگل میں سے گزرنے والے شخص کی نظر بعض دفعہ جھاڑیوں اور بوٹیوں پر بھی پڑ جاتی ہے۔ لیکن وہ ان کے وجود پر اتنی توجہ نہیں دیتا۔ جتنی توجہ وہ باغ میں اُگے ہوئے مختلف پھولوں پر دیتا ہے

باغ میں جانے والا شخص

یاسمین کے پودے کے پاس جاتا۔ اُس سے لطف اٹھاتا۔ اور اس کے متعلق اپنی رائے قائم کرتا ہے۔ گلاب کے پھول کے پاس جاتا اُس سے لطف اٹھاتا۔ اور اس کے متعلق اپنی رائے قائم کرتا ہے۔ پھر کسی پھل دار درخت کے پاس پہنچتا ہے۔ تو اس کی تعریف کرتا ہے۔ لیکن

جنگل میں سے گزرنے والا شخص

درختوں اور جھاڑیوں کے پاس سے گزرتا چلا جاتا ہے۔ نہ ان پر اس کی نظر پڑتی ہے۔ نہ وہ ان کی طرف متوجہ ہوتا ہے۔ اور نہ وہ ان کا اس طرح جائزہ لیتا ہے۔ جس طرح باغ میں جانے والا شخص باغ کے پھولوں کا جائزہ لیتا ہے۔ جنگل میں سے گزرنے والا شخص لاکھوں کروڑوں جھاڑیوں کے پاس سے بے توجہی سے گزر جاتا ہے۔ لیکن کبھی ایسا بھی ہوتا ہے۔ کہ کسی نئی چیز کی کشش کی وجہ سے وہ کسی جھاڑی یا پھول کو کچھ دیر کے لئے توجہ سے دیکھتا اور اس کے متعلق اپنی رائے بھی قائم کر لیتا ہے۔ لیکن وہ چیز دیر تک اس کے حافظہ میں نہیں رہتی اور اگلا قدم ہی اسے وہ جھاڑی بھلا دیتا۔ اور کسی نئی جھاڑی کی طرف متوجہ کر دیتا ہے۔ یہی

دنیا میں ہماری حالت

ہے۔ کہ لوگ ہماری طرف اپنی توجہ بھی مبذول نہیں کرتے اور اگر کرتے ہیں۔ تو وہ ایسی ہی ہوتی ہے۔ جیسے جنگل میں سے گزرنے والا کبھی کسی جھاڑی کی طرف وقتی طور پر متوجہ ہو جاتا ہے۔ لیکن وقت آرہا ہے۔ جب ہمیں وہ پوزیشن حاصل ہو جائے۔ جو بچے کو حاصل ہوتی ہے۔ ہمارے لئے ابھی

جوانی کا وقت دور ہے

اور دُور سے میری مراد یہ ہے۔ کہ وہ بلحاظ مدارج اور مراحل کے دُور ہے۔ ورنہ خدا تعالےٰ چاہے تو وہ ایک دن میں بھی لاسکتا ہے۔ اور اس کی قدرت سے بعید نہیں کہ ہم جو اندازے کرتے ہیں۔ وہ انہیں پانچ یا دس سال میں پورا کر دے۔ مگر مراحل کے لحاظ سے ابھی جوانی کا زمانہ دُور نظر آتا ہے۔ جیسے بچے کو جوان ہونے میں کافی وقت کی ضرورت ہوتی ہے۔ اسی طرح ہماری جماعت کو اپنی جوانی تک پہنچنے میں ابھی کافی وقت کی ضرورت ہے۔ بلکہ ابھی تو ہماری جماعت کی پیدائش بھی نہیں ہوئی۔ پیدائش کے بعد بچہ گو ناکارہ ہوتا ہے۔ اور وہ اٹھ کر نہ چل سکتا ہے۔ نہ باتیں کرسکتا ہے۔ نہ خیالات ظاہر کرسکتا ہے۔ نہ خیالات کو سنکر نتائج اخذ کر سکتا ہے۔ لیکن پھر بھی دنیا اس بات کو ماننے پر مجبور ہوتی ہے۔ کہ وہ بھی

ایک علیحدہ اور مستقل وجود

رکھتا ہے۔ خواہ وہ بے کار وجود ہو۔ خواہ دنیا اس کے متعلق یہ نہ سمجھتی ہو۔ کہ وہ بڑا ہو کر ہمارے اندر تغیر پیدا کرسکتا ہے۔ یا ہمارا مقابلہ کرسکتا ہے۔ یا ہمیں مشورہ دے سکتا ہے لیکن اس کے علیحدہ وجود ہونے سے انکار نہیں کر سکتی۔ اسی طرح جب دنیا میں کسی قوم کی پیدائش ہوتی ہے۔ تو لوگ اس کے وجود کا اقرار کر لیتے ہیں۔ اور تسلیم کرتے ہیں۔ کہ یہ قوم بھی دنیا کی اقوام میں گنے جانے کے قابل ہے۔ گو اس کی اہمیت کو لوگ نہ سمجھتے ہوں۔ یا اس کے متعلق وہ یہ نہ سمجھتے ہوں۔ کہ وہ دنیا میں عظیم الشان تغیر کا موجب ہو سکتی ہے مگر ابھی دنیا کی اقوام میں ہماری قومی شخصیت اور فردیت تسلیم نہیں کی گئی۔ اور جوانی تو ابھی دور ہے۔

میں نے اللہ تعالیٰ کے فضل سے

پچھلے دس سال

میں جو باتیں اپنی جماعت کی ترقی اور دنیا کے تغیرات کے متعلق بتائی تھیں ان کا نتیجہ دنیا کے سامنے آگیا ہے۔ اور دنیا نے دیکھ لیا ہے۔ کہ وہ کس طرح لفظ بلفظ پوری ہوئی ہیں۔ اور ان کی تفاصیل اسی طرح وقوع میں آئی ہیں۔ جس طرح مَیں نے بیان کی تھیں اب میرے دل میں یہ بات مینخ کی طرح گڑ گئی ہے۔ کہ

آئندہ اندازاً بیس سالوں میں

ہماری جماعت کی پیدائش ہوگی۔ بچوں کی تکمیل تو چند ماہ میں ہو جاتی ہے۔ اور نو ماہ کے عرصہ میں وہ پیدا ہو جاتے ہیں۔

انگلستان اور ہندوستان کے صلح کرنے کے متعلق

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا خطبہ جمعہ

گورنر مشرقی افریقہ نے براڈ کاسٹ کرایا

چودھری محمد شریف صاحب بی اے نیروبی سے لکھتے ہیں:۔ یہاں کے گورنر سر فلپ مچل صاحب نے ارشاد فرمایا۔ کہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا خطبہ جمعہ بیان فرمودہ ۲ر جنوری مشرقی افریقہ کے لئے ریڈیو پر براڈ کاسٹ کیا جائے۔ اس پر میں نے اس خطبہ کا مفہوم براڈ کاسٹ کیا۔

یہ خطبہ حضور نے اس موضوع پر ارشاد فرمایا تھا۔ کہ وقت آگیا ہے۔ کہ انگلستان اور ہندوستان آپس میں صلح کرلیں۔ اور اس طرح خدا تعالیٰ نے حضور کی آواز دور دور تک پہنچانے کا انتظام فرمادیا۔

دفتر محاسب ۷ر ستمبر جمعہ کے دن کھلا رہیگا

اللہ تعالیٰ جزائے خیر دے۔ ناظر صاحب اعلیٰ اور انکے عملہ کو جنہوں نے تحریک جدید کی ۲۹ر رمضان المبارک کی اہمیت کو سمجھا۔ اور محاسب صاحب کو لکھا۔ کہ گو ۲۹ر رمضان المبارک کو جمعہ تعطیل کا دن ہے مگر تحریک جدید کی اس تاریخ کی اہمیت اور ضرورت کے پیش نظر ضروری ہے۔ کہ دفتر محاسب وامانت ½۱۰ بجے سے ½۲ بجے تک کھلا رہے۔ اور باقاعدہ منی آرڈر وغیرہ اور دستی رقوم کا لین دین کرے۔ پس ناظر صاحب اعلےٰ اور ان کے عملہ کا شکریہ ادا کرتے ہوئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ ۷ر ستمبر جمعہ کے دن دفتر محاسب ½۲ بجے تک کھلا رہیگا۔ تحریک جدید کا ہر مجاہد جمعہ کے دن ½۲ بجے تک اپنا وعدہ سو فیصدی پورا داخل کر سکتا ہے۔ تا اس کا نام حضرت اقدس کے حضور دعا کے لئے پیش کیا جاسکے۔

(فنانشل سکرٹری تحریک جدید)

Digitized By Khilafat Library Rabwah

لیکن بچے کی پیدائش اور قوم کی پیدائش میں بہت بڑا فرق ہوتا ہے۔ ایک فرد کی پیدائش بے شک نو ماہ میں ہو جاتی ہے لیکن قوموں کی پیدائش کے لئے ایک لمبے عرصہ کی ضرورت ہوتی ہے۔ اور میں سمجھتا ہوں آئندہ بیس سال کا عرصہ ہماری جماعت کے لئے

نازک ترین زمانہ

ہے۔ جیسے بچہ کی پیدائش کا وقت نازک ترین وقت ہوتا ہے۔ کیونکہ بسا اوقات وقت کے پورا ہونے کے باوجود پیدائش کے وقت کسی وجہ سے بچہ کا سانس رک جاتا۔ اور وہ مردہ وجود کے طور پر دنیا میں آتا ہے۔ پس جہاں تک

ہماری قومی پیدائش

کا تعلق ہے۔ میں اس بات کو میخ کے طور پر گڑا ہوا اپنے دل میں پاتا ہوں۔ کہ یہ بیس سال کا عرصہ ہماری جماعت کے لئے نازک ترین مرحلہ ہے۔ اب یہ ہماری قربانی اور ایثار ہی ہونگے۔ جن کے نتیجہ میں ہم قومی طور پر زندہ پیدا ہوں گے یا مردہ۔ اگر ہم نے قربانی کرنے سے دریغ نہ کیا۔ اور ایثار سے کام لیا۔ اور تقوےٰ کی راہوں پر قدم مارا۔ محنت اور کوشش کو اپنا شعار بنایا۔ تو خدا تعالےٰ ہمیں

زندہ قوم کی صورت میں

پیدا ہونے کی توفیق دے گا۔ اور اگلے مراحل ہمارے لئے آسان کر دیگا۔ بچے کی پیدائش کا مرحلہ ہی سب سے مشکل مرحلہ ہوتا ہے پھر اس کا بڑا ہونا پھولنا۔ پھلنا۔ یہ سب ایک ہی دائرہ اور ایک ہی چکر کی چیزیں ہیں۔ اور وہ غیر معمولی حادثات نہیں کہلا سکتے۔ لیکن بچے کا ماں کے پیٹ سے باہر آنا

ایک غیر معمولی حادثہ

سمجھا جاتا ہے۔ گو جوان آدمی کی طاقتوں اور بچے کی طاقتوں میں بہت بڑا فرق ہوتا ہے اور جوان اور بچے کی آپس میں کوئی نسبت ہی نہیں ہوتی بچہ ایک انگلی بھی نہیں ہلا سکتا۔ اور جوان آدمی پہاڑ بھی کاٹ سکتا ہے۔ پس گو یہ ایک بہت بڑا فرق ہے۔ لیکن بچپن سے جوانی کیطرف جانا نسبتاً ایک سہل اور ہموار رستہ پر چلنے کے مترادف ہے۔ جو کیسانی طور پر چلتا چلا جاتا ہے۔ مگر بچے کا پیدائش کے ذریعہ اس دنیا کی زندگی میں آنا۔

ایک مشکل ترین مرحلہ

ہے۔ بچہ جب اس دنیا میں آتا ہے۔ اس کے لئے یہ دنیا نئی ہوتی ہے۔ یہ منزل نئی ہوتی ہے اور اس کی مثال ایسی ہی ہے۔ جیسے انسان دنیا میں مشکل سے مشکل حالات میں سے گزرتا ہے۔ لیکن ان سے اتنا خائف نہیں ہوتا جتنا موت سے ڈرتا ہے۔ حالانکہ موت بھی تو ایک تبدیلی کا نام ہے۔ انسان کی زندگی ختم نہیں ہوتی۔ بلکہ وہ اس دنیا سے دوسری دنیا میں چلا جاتا ہے۔ لیکن موت سے ہر انسان خائف ہوتا ہے۔ اور اس لئے خائف ہوتا ہے۔ کہ وہ ایک ایسے مقام کیطرف جا رہا ہوتا ہے۔ جس کے متعلق اسے کچھ علم نہیں ہوتا۔ اس لئے اسے یہ تبدیلی ہیبت ناک معلوم ہوتی ہے۔ بہر حال جس طرح استقرار حمل

ایک نئی تبدیلی

ہے۔ جس طرح بچے کی پیدائش ایک نئی تبدیلی ہے۔ اسی طرح موت کے بعد انسان کا اس دنیا سے دوسری دنیا میں چلے جانا بھی ایک نئی تبدیلی ہے۔ اور یہ تینوں مرحلے ہر قوم کو پیش آتے ہیں۔ اللہ تعالےٰ کا الہام بطور استقرار حمل کے ہوتا ہے۔ جس طرح حمل کا استقرار کسی انسان کے اختیار میں نہیں ہوتا۔ اسی طرح الہام کا نازل ہونا کسی بندے کے اختیار میں نہیں ہوتا۔ جب اللہ تعالےٰ کا الہام آتا ہے تو دنیا میں بڑے بڑے تغیرات کا موجب ہوتا ہے۔ الہام اور غیر مورد قوم الہام الٰہی پر ایمان لانے کی وجہ سے غیر معمولی طور پر اپنا وجود ظاہر کرتی ہے اور اپنی پیدائش کے وقت تمام دنیا سے اپنے وجود کا اقرار کرا لیتی ہے۔ غرض استقرار حمل سے وجود قائم ہوتا ہے۔ اور پیدائش سے وہ وجود دنیا میں تسلیم کیا جاتا ہے۔ پس میں سمجھتا ہوں۔ یہ

بیس سال کا عرصہ

ہمارے لئے اہم ترین زمانہ ہے۔ کئی ہم میں ایسے ہونگے۔ جو اس بیس سال کے عرصہ میں دنیا سے گزر جائینگے۔ مگر سوال یہ ہے کہ کیا ہمارا گزر جانا کوئی نئی چیز ہے۔ کیا پہلی قوموں میں سے لوگ مرتے نہیں رہے کیا کسی ترقی کرنے والی قوم یا کسی قربانی کرنے والے انسان نے کبھی کہا ہے۔ کہ ہماری زندگی میں یہ کام ہو گیا۔ تو ہم اسے کریں گے۔ اور اگر ہماری زندگی میں نہ ہوا۔ تو ہم نہیں کرینگے۔ صرف مردہ دل لوگ ہی ایسے ہوتے ہیں۔ جو یہ کہتے ہیں کہ پہلے ہمیں انجام دکھاؤ۔ پھر ہم قدم اٹھائینگے۔

زندہ قومیں یا زندہ افراد

اس بات کو دل میں بھی نہیں لاتے۔ وہ کہتے ہیں۔ ہم اس کام کو شروع کرتے ہیں۔ اگر ہم مر گئے۔ تو دوسرے لوگ ہماری جگہ سنبھال لینگے۔ اور اس کام کو جاری رکھیں گے۔ وہ سمجھتے ہیں۔ کہ اس کام کی بنیاد قائم کرنا ہی ہمارے لئے عزت کا موجب ہے۔ مثلاً شاہجہان نے

تاج محل

بنوایا۔ میں سمجھتا ہوں۔ کہ اس نے روپے کا اسراف کیا۔ اور ایسی چیز پر روپیہ خرچ کیا۔ جس سے ملک کو کوئی فائدہ نہیں پہونچ سکتا تھا۔ لیکن جہاں تک عمارت بنانے کا سوال ہے۔ اس نے عظیم الشان نشان دنیا میں چھوڑا۔ فرض کرو شاہجہان کو یہ یقین ہوتا۔ کہ میرے مرنے کے بعد صرف سو سال یا دو سو سال تک تاج محل قائم رہے گا۔ اس سے زیادہ اس کا نشان دنیا میں قائم نہ رہے گا۔ تو بھی وہ کہتا۔ کہ سو یا دو سو سال تک جلوہ دکھا جانا بھی کوئی چھوٹی بات نہیں۔ لیکن اس کے مقابل مومن کے لئے تو

غیر محدود زندگی اور غیر محدود انعام

ہیں۔ اور مومن کا اندازہ دنیا کے اندازے سے نرالا ہوتا ہے۔ غیر مومن لوگ اپنے کاموں کا اندازہ بیس پچیس یا پچاس یا سو سال تک لگاتے ہیں۔ کچھ لوگ اور زیادہ اندازہ لگاتے ہیں۔ تو ہزار سال تک اپنی ترقی کی امید رکھتے ہیں۔ اور سمجھتے ہیں۔ کہ اس کے لئے انہیں کسی قسم کی قربانی سے دریغ نہیں کرنا چاہیئے۔

ہٹلر

کی امنگوں اور اس کے جذبات اور اس کی بیداری کا انکار نہیں کیا جا سکتا۔ اس میں کوئی شبہ نہیں۔ کہ وہ اس زمانہ کا ایک غیر معمولی انسان تھا۔ جس کے اندر ایک ایسی آگ تھی۔ جو اپنے گردو پیش کی سینکڑوں میل تک کی چیزوں کو بھسم کرتی چلی جاتی تھی۔ وہ آگ نہ تھی۔ بلکہ کہنا چاہیئے کہ وہ ایک آتش فشاں پہاڑ تھا۔ جس نے اپنے سارے ملک کو ہلا دیا۔ لیکن باوجود ان تمام باتوں کے اس کا اندازہ یہ تھا۔ کہ وہ اپنے ملک اور اپنی قوم کو ایک ہزار سال کے لئے محفوظ کر جائے اور اپنے ملک اور قوم کو ایک ہزار سال تک محفوظ کرنے کے لئے اس نے اور اس کی قوم نے جو قربانیاں کی ہیں۔ وہ کتنی حیرت انگیز ہیں۔ یہ اور بات ہے کہ اس کے مقابلہ پر جو طاقتیں تھیں وہ اس سے زیادہ زبردست تھیں اور اس وجہ سے وہ شکست کھا گیا۔ یا یہ سمجھ لو۔ کہ اس نے خدا تعالےٰ کے غضب کو اپنے اوپر بھڑکا لیا۔ لیکن جہاں تک دنیوی لحاظ سے قربانیوں کا تعلق ہے۔ اس نے حیرت انگیز کام کیا۔ اسی طرح

نپولین اور تیمور

بھی دنیا کے غیر معمولی انسانوں میں سے ہیں۔ اور یہ لوگ انسانوں میں سے عجیب قسم کی مثالیں ہیں۔ ان کے کاموں سے پتہ لگتا ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ نے انسان کے اندر کتنی عظیم الشان طاقتیں محفوظ رکھی تھیں۔ ہٹلر کا سب سے بڑا اندازہ جو تھا وہ ایک ہزار سال کا تھا۔ لیکن ہٹلر کے علاوہ جو دوسرے بڑے بڑے لیڈر گزرے ہیں۔ ان کا اندازہ صرف سو سال یا دو سو سال کا تھا۔ اور وہ چاہتے تھے کہ سو سال کے لئے یا دو سو سال کے لئے اپنی قوم کو بلند کر جائیں۔ اتنے تھوڑے عرصہ کے لئے انہوں نے ایسی ایسی قربانیاں کی ہیں۔ جو انسان کو محو حیرت بنا دیتی ہیں۔ تیمور کو ہی دیکھو کہا جاتا ہے۔ کہ بعض جگہ اس کے مردوں کی لاشیں جمع کی گئیں۔ تو وہ ایک ٹیلہ بن گیا۔ یہ قربانیاں اس نے کس لئے کیں۔ صرف اس لئے کہ اس کی قوم کچھ عرصہ کے لئے دنیا میں بلند ہو جائے۔ اور اس کی قوم کو عزت کی نظر سے دیکھا جائے۔

لطیفہ

مشہور ہے کہ تیمور ایران کو فتح کرتا ہوا جب شیراز پہنچا۔ تو اس نے خواجہ حافظ کو بلا کر پوچھا کہ کیا یہ شعر آپ کا ہے۔ کہ ؎

اگر آں ترک شیرازی بدست آرد دل مارا
بخال ہندوش بخشم سمرقند و بخارا را

حافظ نے کہا ہاں میرا ہے۔ تیمور نے کہا تم بھی عجیب آدمی ہو۔ میں نے تو دنیا میں قتل و غارت کر کے لاشوں کے ڈھیر لگا دیئے ہیں

Digitized By Khilafat Library Rabwah

محض اس لئے کہ سمرقند و بخارا کو عزت ملے اور تم ہو کر اپنے معشوق کے ایک خال پر سمرقند و بخارا دینے کو تیار ہو گئے ہو۔ تو سمرقند و بخارا کو عزت دینے اور اس کا نام بلند کرنے کے لئے تیمور نے لاشوں کے ڈھیر لگا دیئے۔ اس نے اپنی جان کی پروا نہ کی۔ اس نے اپنی قوم کی جان کی پروا نہ کی۔ اور یہ سب کچھ اس لئے کیا۔ کہ کچھ عرصہ کے لئے اُس کی قوم کو عزت حاصل ہو جائے۔ مگر کتنے عرصے تک اس کی قوم کے پاس یہ عزت رہی بمشکل چالیس سال تک تیمور کی قوم کے پاس یہ عزت رہی۔ اسی طرح

نپولین کی قوم

بھی زیادہ دیر تک برسر اقتدار نہ رہ سکی اور جلد ہی ختم ہو گئی۔ اور ہٹلر کا تو کچھ بنا ہی نہیں وہ اپنی زندگی میں ہی ملک کی عزت کو ختم ہوتا دیکھ گیا۔ لیکن اس کے باوجود انہوں نے جو قربانیاں کیں وہ حیرت انگیز ہیں۔ ان مثالوں کو اپنے سامنے رکھتے ہوئے۔

ہماری جماعت کو غور کرنا چاہئے

کہ اُسے اللہ تعالیٰ کے دین کی اشاعت کے لئے کتنی بڑی قربانیوں کی ضرورت ہے۔ ہمارے سپرد یہ کام کیا گیا ہے۔ کہ ہم ساری دنیا کی اصلاح کریں۔ ساری دنیا میں اسلام کا جھنڈا قائم کریں۔ ساری دنیا کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی غلامی میں داخل کریں۔ اس کام کے لئے ہمیں دن رات محنت کی ضرورت ہے۔ دن رات قربانیوں سے کام لینے کی ضرورت ہے۔ اور دن رات اپنے اعمال کا جائزہ لینے کی ضرورت ہے۔ اگر ہم اس کام کو کر لیں جو ہمارے سپرد کیا گیا ہے۔ یعنی ہم دنیا سے دہریت اور لامذہبیت کو مٹانے میں کامیاب ہو جائیں۔ اور پھر دوبارہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی حکومت قائم کر دیں۔ تو

ہمارے جیسا خوش قسمت

اور کون ہو سکتا ہے۔ اس کام کے نتیجے میں ہم ابد الآباد زندگی اور ابد الآباد انعامات کے وارث ہوں گے۔ اور اللہ تعالیٰ کی رضا ہمارے شامل حال ہو گی۔ لیکن ضرورت ہے۔ اس بات کی کہ ہم ایمان میں ترقی کریں۔ ضرورت ہے اس بات کی کہ ہم اخلاص میں ترقی کریں۔ ضرورت ہے۔ اس بات کی کہ ہم قربانیوں میں ترقی کریں۔ بعض لوگ ایسے ہوتے ہیں۔ جو

رسمی طور پر جماعت میں داخل

ہو جاتے ہیں۔ یعنی عقلی طور پر انہوں نے جماعت کے عقائد کو سمجھ لیا ہوتا ہے۔ لیکن اُن کے دل میں ایمان داخل نہیں ہوتا۔ جیسے بعض لوگوں کے متعلق اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے۔ کہ یہ لوگ مسلمان تو ہیں۔ لیکن ایمان ان کے دلوں میں داخل نہیں ہوا۔ اس کے یہ معنے نہیں کہ وہ منافق تھے۔ بلکہ اس کا مطلب یہ ہے۔ کہ ان کے دماغوں میں اسلام کا مفہوم تو آ گیا تھا۔ اور دماغی طور پر تو انہوں نے اسلام کو سمجھ لیا تھا۔ لیکن ان کے دلوں میں ایمان داخل نہیں ہوا تھا۔

حقیقی ایمان

اسی وقت حاصل ہوتا ہے۔ جب ایمان دماغ سے اتر کر دل میں داخل ہو جائے۔ جیسے ایک شخص اللہ تعالیٰ کی ہستی کے دلائل سنے۔ اور عقلی طور پر اس بات کا قائل ہو جائے۔ کہ خدا موجود ہے۔ اور اس کی یہ صفات ہیں۔ تو یہ اور بات ہے۔ اور یہ کہ خدا تعالیٰ کی محبت انسان کے دل میں داخل ہو جائے۔ اور خدا تعالیٰ کی محبت اس کی حیات کا جزو بن جائے۔ یہ اور بات ہے۔ فرض کرو۔

لیلیٰ مجنوں کا وجود

دنیا میں کوئی وجود تھا۔ تو پھر لیلےٰ کو دنیا میں سینکڑوں بلکہ ہزاروں آدمیوں نے دیکھا ہوگا۔ اب جہاں تک اس کی آنکھوں کا سوال ہے۔ کہ وہ چھوٹی تھیں یا بڑی جہاں تک اس بات کا سوال ہے۔ کہ اس کی آنکھوں میں سفیدی کتنی تھی۔ اور سیاہی کتنی؟ جہاں تک اس کی گردن کا سوال ہے۔ کہ لمبی تھی یا چھوٹی۔ جہاں تک اس کے جسم کی مناسبت کا سوال ہے۔ کہ اُس کے اعضاء میں تناسب تھا۔ یا نہیں۔ اس کے ہاتھ پاؤں لمبے تھے یا چھوٹے۔ اس کا رنگ سیاہ تھا یا سفید یہ چیزیں سب دیکھنے والوں کے لئے برابر تھیں۔ لیکن دوسرے لوگوں کے دیکھنے اور مجنوں کے دیکھنے میں بڑا فرق تھا۔ دوسرے لوگ لیلےٰ کو دیکھتے تو وہ ان کے دماغ تک ہی رہ جاتی۔ لیکن مجنوں نے دیکھا۔ اور دیکھتے ہی وہ اس کے دل میں اتر گئی۔ لوگوں نے لیلےٰ کو دیکھا تو کہا اچھی ہے۔ اور آگے چل دیئے۔ لیکن مجنوں نے اسے دیکھا۔ تو اُس نے سب کچھ چھوڑ کر ساری عمر لیلےٰ کے دروازے پر

گزار دی۔ یہی فرق ان اشخاص میں ہوتا ہے۔ جو دماغ یا دل سے کسی بات کو مانتے ہیں سینکڑوں آدمی ایسے ہوتے ہیں۔ جو دماغ سے تو ایک بات کو مانتے ہیں۔ لیکن دل سے اس کو نہیں مانتے یہی وجہ ہے۔ کہ وہ اس کے لئے کوئی قربانی اور ایثار نہیں کر سکتے۔ جیسے لوگ بعض شاعروں کے شعروں کو پڑھتے اور اُن کی تعریف کرنے لگتے ہیں۔ مگر اُن کے دل میں ان شعروں کی کوئی اہمیت نہیں ہوتی۔ اس کے مقابل میں ایک ماں بھی اپنے

اکلوتے بیٹے کی تعریف

کرتی ہے۔ مگر دونوں کی تعریف میں زمین و آسمان کا فرق ہوتا ہے۔ کجا ایک آدمی کا شاعر کے شعر کو پسند کرنا اور کجا ماں کا اپنے بچے کو پسند کرنا۔ اگر غالب کے شعروں کو پسند کرنے والے اور اس کے شعروں کی تعریف کرنے والے ایک عامی کو دو تھپڑ مار کر پوچھا جائے کہ بتاؤ غالب کے شعر کیسے ہیں۔ تو وہ فوراً کہہ دے گا۔ کہ بہت بُرے ہیں۔ لیکن اگر ماں کو قتل بھی کر دیا جائے تو بھی وہ اپنے بچے کی تعریف کرے گی۔ دنیا میں ہزاروں مائیں مرتی ہیں۔ اور بچے ان کی گود میں ہوتے ہیں۔ دنیا اُن کو مار سکتی ہے۔ مگر بچے کی گردن میں حمائل ہونے والے ہاتھوں کو نہیں چھڑا سکتی تو

دل اور دماغ کی کیفیت

میں بڑا فرق ہے۔ اور وہی ایمان انسان کی نجات کا موجب ہوتا ہے۔ جو دماغ سے اتر کر دل میں بھی داخل ہو جائے۔ پس مَیں جماعت کو توجہ دلاتا ہوں۔ کہ یہ وقت بہت نازک ہے۔ اپنے ایمانوں کی فکر کرو۔ اور اپنی اصلاح کرو سستیوں اور غفلتوں کو ترک کرو۔ میں نے تحریک جدید کے دس

سالہ دور میں کئی بار بتایا تھا کہ یہ قربانی صرف دس سال کے لئے نہیں ہوگی۔ بلکہ آئندہ بھی جاری رہیگی۔ خواہ کسی صورت میں جاری رہے مگر افسوس کہ بعضوں نے اسباب کو سنا اور دوسرے کان سے نکال دیا۔ خوب یاد رکھو جس دن کسی قوم میں قربانی بند ہوتی۔ وہی دن اُس قوم کی موت کا ہے۔

قوم کی زندگی کی علامت

یہی ہوتی ہے۔ کہ وہ قربانیوں میں ترقی کرتی چلی جائے۔ اور قربانیوں سے جی نہ چرائے اگر ہم ساری دنیا کو بھی فتح کر لیں پھر بھی ہمیں اپنے ایمان کو سلامت رکھنے اور اپنے ایمان کو ترقی دینے کے لئے قربانیاں کرتے رہنا ہوگا۔ پس میں جماعت کے دوستوں کو آگاہ کر دینا چاہتا ہوں۔ کہ جماعت

ایک نازک ترین دور

میں سے گزرنے والی ہے۔ اس لئے اپنے ایمانوں کی فکر کرو کسی شخص کا یہ سمجھ لینا کہ دس پندرہ سال کی قربانی نے اس کے ایمان کو محفوظ کر دیا ہے۔ اس کے نفس کا دھوکہ ہے۔

جب تک

عزرائیل ایمان والی جان لے کر نہیں جاتا۔ جب تک ایمان والی جان ایمان کی حالت میں ہی عزرائیل کے ہاتھ میں نہیں چلی جاتی اس وقت تک ہم کسی کو محفوظ نہیں کہہ سکتے۔ خواہ وہ شخص کتنی بڑی قربانیاں کر چکا ہو۔ اگر وہ اس مرحلہ میں پیچھے رہ گیا۔ تو اس کی ساری قربانیاں باطل ہو جائینگی۔ اور وہ سب سے زیادہ ذلیل انسان ہوگا۔ کیونکہ چھت پر چڑھ کر گرنے والا انسان دوسروں سے زیادہ ذلت کا مستحق ہوتا ہے۔

Digitized By Khilafat Library Rabwah

مکرم مولوی محمد الدین صاحب مبلغ مغربی افریقہ کے بارہ میں تازہ خبر

بہت سے احباب دریافت کرتے رہتے ہیں کہ کیا مبلغ سلسلہ برادرم مولوی محمد الدین صاحب مولوی فاضل کے بارے میں تازہ خوشکن خبر آئی ہے۔ مولوی صاحب موصوف سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے مغربی افریقہ کے لئے روانہ ہوئے تھے۔ اور ان کا جہاز تارپیڈو کے باعث غرق ہو گیا تھا اور مولوی صاحب لاپتہ ہو گئے تھے۔ بعد ازاں ریڈ کراس سوسائٹی کے ذریعہ معلوم ہوا۔ کہ مولوی صاحب اس حادثہ سے زندہ بچائے گئے ہیں۔

اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے تازہ خوشکن خبر یہ موصول ہوتی ہے۔ کہ مولوی صاحب جاپانیوں کی قید میں ہیں اور ملایا میں تھے۔ ان کے ساتھ کا ایک قیدی ضلع امرتسر کا آیا ہے۔ جس سے مولوی صاحب موصوف کے حالات کا قدرے علم ہوا ہے۔ الحمد للہ ثم الحمد للہ اب احباب سے درخواست ہے کہ دعا فرمائیں تا اللہ تعالیٰ مولوی صاحب موصوف کو بخیریت واپس لائے اور مزید خدمت دین کی توفیق بخشے آمین۔ خاکسار ابو العطاء جالندھری قادیان

Digitized By Khilafat Library Rabwah

حقیقی اسلام اور اس کا بلند ترین مقام

مندرجہ ذیل سطور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ملفوظات مبارکہ پر مشتمل ہیں۔

(۱) "اسلام چیز کیا ہے خدا کے لئے فنا
ترک رضائے خویش پئے مرضی خدا"

(۲) "اس وقت تک اپنے آپ کو مسلمان نہیں سمجھنا چاہیئے۔ جب تک دل مسلمان نہ ہو جائے۔ اور دل مسلمان نہیں ہوتا۔ جب تک لہو و لعب سے لذت حاصل کرتا ہے۔ اس کے مسلمان ہونے کا وقت وہی ہے۔ جب وہ دنیوی حیثیت سے دل برداشتہ ہو گیا ہو۔ اور دنیا کی لذتیں اور خوشیاں ایک تلخی کا رنگ دکھائی دیتی ہوں۔ جب یہ حالت ہو۔ تو پھر انسان اپنے آپ کو مشاہدہ کرتا ہے۔ کہ میں وہ نہیں رہا۔ بلکہ اور ہو گیا ہوں۔" (الحکم ۱۷ جنوری ۱۹۰۳ء)

(۳) "مسلمان وہ ہے۔ جو خدا تعالیٰ کی راہ میں اپنا تمام وجود سونپ دے۔" (آئینہ کمالات اسلام)

(۴) "اسلام کی حقیقت تب کسی میں متحقق ہو سکتی ہے۔ جب اس کا وجود معہ اپنے تمام باطنی و ظاہری قویٰ کے محض خدا تعالیٰ کے لئے اور اس کی راہ میں وقف ہو جائے۔ اور جو امانتیں اسے خدا تعالیٰ سے ملی ہیں۔ پھر اسی معطی حقیقی کو واپس دی جائیں۔" (آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۵۸)

(۵) "اسلام کی حقیقت نہایت ہی اعلیٰ ہے۔ اور کوئی انسان کبھی اس شریف لقب اہل اسلام سے حقیقی طور پر ملقب نہیں ہو سکتا۔ جب تک کہ وہ اپنا سارا وجود معہ اس کی تمام قوتوں اور خواہشوں اور ارادوں کے حوالہ بخدا نہ کر دیوے۔ اور اپنی انانیت سے معہ اس کے تمام لوازم کے ہاتھ اٹھا کر اسی کی راہ میں نہ لگ جاوے۔" (آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۶۰)

(۶) "سو یہ عظیم الشان للّٰہی طاعت و خدمت جو پیار اور محبت سے ملی ہوئی اور خلوص اور حنفیت تامہ سے بھری ہوئی ہے۔ یہی اسلام اور اسلام کی حقیقت اور اسلام کا لب لباب ہے۔ اور جو نفس اور خلق اور ہوا اور ارادہ سے موت حاصل کرنے کے بعد ملتا ہے۔" (آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۶۲)

(۷) "پس حقیقی طور پر اسی وقت کسی کو مسلمان کہا جائیگا۔ جب کہ اس کی غافلانہ زندگی پر ایک سخت انقلاب وارد ہو کر اس کے نفس امارہ کا نقش ہستی معہ اس کے تمام جذبات کے یکدفعہ مٹ جاوے۔ پھر اس موت کے بعد ...... نئی زندگی اس میں پیدا ہو جائے۔ اور وہ ایسی پاک زندگی ہو۔ جو اس میں بجز طاعت خالق اور ہمدردی مخلوق کے اور کچھ بھی نہ ہو۔" (آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۶۱)

(۸) "دیکھو۔ جس طرح جو شخص اللہ اور اس کے رسول اور اس کی کتاب کو ماننے کا دعوےٰ کر کے ان احکام کی تفصیلات مثلاً نماز۔ روزہ۔ حج۔ زکوٰۃ۔ تقویٰ۔ عبادت کو بجا نہ لاوے۔ اور ان اعمال کو جو تزکیہ نفس۔ ترک شر اور حصول خیر کے متعلق نافذ ہوئے ہیں۔ چھوڑ دے۔ وہ مسلمان کہلانے کا مستحق نہیں ہے۔ اور اس پر ایمان کے زیور سے آراستہ ہونے کا اطلاق صادق نہیں آ سکتا۔ اسی طرح جو شخص مسیح موعود کو نہیں مانتا۔ یا ماننے کی ضرورت نہیں سمجھتا۔ وہ بھی حقیقت اسلام اور غایت نبوت اور غرض رسالت سے بے خبر محض ہے۔ اور اس بات کا حقدار نہیں۔ کہ اس کو سچا مسلمان۔ خدا اور رسول کا سچا تابعدار اور فرمانبردار کہہ سکیں۔" (الحکم ۶ مئی ۱۹۰۸ء)

(۹) "جب تک انسان پورے طور پر حنیف ہو کر اللہ تعالیٰ ہی سے سوال نہ کرے۔ اور اسی سے نہ مانگے۔ سچ سمجھو کہ حقیقی طور پر وہ سچا مسلمان اور سچا مومن کہلانے کا مستحق نہیں۔ اسلام کی حقیقت ہی یہ ہے۔ کہ اس کی تمام طاقتیں اندرونی ہوں یا بیرونی سب کی سب اللہ تعالیٰ ہی کے آستانہ پر گری ہوئی ہوں۔ جس طرح ایک بڑا انجن بہت سی کلوں کو چلاتا ہے۔ پس اسی طور پر جب تک انسان اپنے ہر کام اور اپنے ہر حرکت و سکون کو اسی انجن کی طاقت عظمیٰ کے ماتحت نہ کر لیوے۔ وہ کیونکر اللہ تعالیٰ کی الوہیت کا قائل ہو سکتا ہے ...... جیسے منہ سے کہتا ہے۔ ویسے ہی اس طرف متوجہ ہو۔ تو لاریب وہ مسلم ہے۔ وہ مومن اور حنیف ہے۔" (الحکم ۲۴ اگست ۱۹۰۱ء)

(خاکسار قاضی علی محمد سکرٹری تعلیم و تربیت گوجرانوالہ)

ضروری اعلان

(۱) طلباء اور ان کے سرپرستوں کی خدمت میں اطلاع دی جاتی ہے۔ کہ تعلیم الاسلام ہائی سکول یکم اکتوبر ۱۹۴۵ء کو بعد تعطیلات باقاعدہ کھل جائیگا۔ تمام لڑکے یکم اکتوبر کو حاضر ہو جائیں۔ غیر حاضروں سے سختی سے پرسش کی جائیگی۔ اور کوئی عذر نہ سنا جائیگا۔

(۲) جملہ اساتذہ تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان کو اطلاع کے لئے لکھا جاتا ہے۔ کہ سٹاف کی میٹنگ مورخہ ۳۰ ستمبر ۱۹۴۵ء بعد نماز عصر سکول میں منعقد ہوگی۔ دوست وقت مقررہ پر حاضر ہو جائیں۔ (ہیڈ ماسٹر)

مسٹر مارلیسن کے متعلق حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کی پیشگوئی
اور
سکھوں کا رسالہ "پریت لڑی"

گرنتھ صاحب میں خدا کے برگزیدہ اور مقدس بندوں کی ایک یہ نشانی بیان کی گئی ہے۔ کہ وہ خدا سے علم حاصل کر کے دنیا کو قبل از وقت ایسی باتوں سے آگاہ کرتے ہیں۔ جو بظاہر حالات دنیا کو ناممکن نظر آتی ہیں۔

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز امام جماعت احمدیہ قادیان نے خدا تعالیٰ سے علم پا کر اس جنگ کے دوران میں کثرت سے پیشگوئیاں شائع فرمائیں جن کو اللہ تعالیٰ نے اپنے وقت پر مخالف حالات میں پورا کیا۔ اسی سلسلہ میں ۱۲ جنوری ۱۹۴۵ء کے خطبہ جمعہ میں حضور نے خدا تعالیٰ سے خبر پا کر یہ اعلان فرمایا۔ کہ "انگلستان میں بہت کچھ ردوبدل اور اتار چڑھاؤ کا زمانہ آ رہا ہے۔ اور جس طرح آتش فشاں علاقے میں زلزلے آتے رہتے ہیں۔ اسی طرح انگلستان میں بھی سیاسی اور اقتصادی اتار چڑھاؤ رونما ہونے والے ہیں۔"

اور اس کے ساتھ ہی ایک شخص مسٹر مارلیسن کے متعلق جو چرچل کولیشن وزارت میں لیبر پارٹی کی طرف سے ممبر تھے۔ یہ بیان فرمایا کہ ان کو کوئی بڑا کام کرنے کا موقعہ ملے گا۔ اس وقت کسی کے وہم و گمان میں بھی نہ آ سکتا تھا۔ کہ لیبر پارٹی برسر اقتدار آ جائیگی۔ اور اس وقت مسٹر مارلیسن کو کوئی بڑی پوزیشن حاصل ہوگی۔ لیکن اس اعلان کے تھوڑے ہی عرصہ بعد غیر معمولی طور پر انگلستان میں ردوبدل اور اتار چڑھاؤ شروع ہو گیا۔ پارلیمنٹ کے نئے انتخابات ہونے لگے۔ کنزرویٹو اور لیبر میں سخت مقابلہ ٹھن گیا۔ مگر اس وقت کنزرویٹو اتنے مضبوط اور لیبر اتنے کمزور سمجھے جاتے تھے۔ کہ لیبر پارٹی کی کامیابی کی کسی کو امید ہی نہ تھی۔ حتیٰ کہ خود لیبر بھی پر امید نہ تھے۔ لیکن جب نتیجہ نکلا۔ تو سب لوگ حیران رہ گئے۔ مسٹر چرچل کی پارٹی کو بری طرح شکست ہوئی لیبر نہایت اکثریت کے ساتھ کامیاب ہو گئے۔ اور مسٹر مارلیسن کو اہم پوزیشن حاصل ہوئی۔ یعنی لیڈر آف دی ہاؤس اور لارڈ پریذیڈنٹ آف کونسل بنائے گئے۔

انگلستان کے اس سیاسی انقلاب کے بارہ میں ایک مشہور سکھ ودوان سردار گوربخش سنگھ صاحب بی۔ ایس۔ سی۔ ای ایڈیٹر رسالہ "پریت لڑی" نے (آپ نے اپنی زندگی کا کافی حصہ امریکہ میں گذارا ہے۔ اور وہاں کے ہی فارغ التحصیل ہیں) اپنے ایک نوٹ میں لکھا ہے۔

"مدت سے انگلستان میں تبدیلی اور ترقی کے نئے راستوں کی مخالف پارٹی کنزرویٹو حکمران تھی۔ اس حکومت نے اصل میں تمام دنیا کا پولیٹیکل نقشہ کھینچا ہوا تھا .... کنزرویٹو پارٹی انگلستان میں مصر کی پیرامڈز جیسی تھی۔ تیس تیس سال سے پارلیمنٹ کے کئی ممبر اس طرح چلے آ رہے تھے۔ جس طرح کہ جدی جائیداد پر وارث قابض چلے آتے ہیں۔ ان کے کسی دشمن کو بھی یہ امید نہ تھی۔ کہ ان کے پاؤں اس قدر جلد اکھڑ جائینگے۔ لیکن صرف پاؤں ہی نہیں اکھڑے۔ بلکہ پارٹی ہی پاش پاش ہو گئی ہے۔ اس کی جگہ لوگوں کی پارٹی "لیبر" ایسی اکثریت سے کامیاب ہوئی ہے کہ تمام قومیں آج اپنے پروگرام دوہرا رہی ہیں ...... یہ انتخاب کئی پہلوؤں سے دلچسپ ہے۔ تقریباً تمام کے تمام سابق وزراء ہار گئے ہیں۔ دو بڑی پارٹیوں کے لیڈروں کے علاوہ باقی تمام پارٹیوں کے لیڈروں کو بھی منتخب نہیں کیا گیا۔ جس کسی نے ہندوستان۔ شام اور یونان کے معاملہ میں بدنامی حاصل کی ہے۔ اسکو شکست دیکر شرمندہ کیا گیا ہے۔ لیبر پارٹی کے لیڈروں کو اپنی اس طاقت کا کوئی علم نہ تھا۔" (پریت لڑی اگست ۱۹۴۵ء مترجم از گورمکھی)

سردار صاحب موصوف نے اپنے اس نوٹ میں انگلستان کے اس سیاسی زلزلہ کا اس قدر اثر بیان کیا ہے۔ کہ اس سے تمام دنیا کے نظام میں تبدیلی پیدا ہو جائیگی۔ چنانچہ آپ لکھتے ہیں کہ:۔

"چرچل کے الگ ہونے کی دیر ہے۔ کہ دنیا کا نظام تبدیل ہو سکتا ہے۔ تمام دنیا کا سیاسی آسمان ہل گیا ہے۔ قطب ستارہ کی مانند اٹل ستارہ ٹوٹنے سے آسمان میں کسی ستارہ کی بھی پرانی جگہ نہیں رہ سکتی۔" (پریت لڑی اگست ۱۹۴۵ء)

ان اقتباسات سے بھی ثابت ہے کہ حضرت امیرالمومنین

Digitized By Khilafat Library Rabwah

میرے آقا کی دعائیں

دنیا میں انسان جب تک کسی سے حقیقی فیض حاصل نہ کرے اس وقت تک وہ تحدّی کے ساتھ یہ اعلان نہیں کرسکتا کہ اس کا محسن کون ہے اور اس سے کس طرح اس نے فیض حاصل کیا۔

میرے دہلی سے لاہور تبادلہ پر اکثر احباب نے مبارکباد دی۔ اور اظہار خوشی کے خطوط لکھے اور میں ان تمام احباب کا تہہ دل سے ممنون ہوں کہ انہوں نے اپنے ایک غریب بھائی کے ساتھ اس محبت کا سلوک کیا۔ ایسی اخوت احمدیت کے باہر تلاش نہیں ملتی۔ ہم لوگ بھی اسی دنیا میں رہتے ہیں۔ اور اس دنیا والوں کے تعلقات سے ہم آگاہ ہیں۔ اور اسی تجربہ کی بناء پر جرأت سے کہہ سکتے ہیں کہ سوائے سلسلہ عالیہ احمدیہ کے کسی جگہ اس محبت کی مثال نہیں ملتی۔ اے کاش! دنیا اس تعلق کو پالیتی جو اس زمانہ کے مامور و مرسل حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے طفیل اور ان کے بعد اس کے پیارے مصلح الموعود ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے واسطہ سے خدا تعالیٰ نے انسان کے اندر قائم کردیا اس کی چاشنی سے صرف وہی واقف ہیں۔ جنہوں نے اس شیریں چشمہ سے پیا۔

میری تبدیلی اور اس کے ساتھ ترقی کے اندر ہمارے پیارے آقا کی دعاؤں کا خاص تعلق ہے اور حضور کی دعاؤں نے غیر معمولی اور غیر متوقع ناممکن امور کو ممکن میں بدل دیا ہے۔ جس کا ہر وہ شخص گواہ ہے جس کو میرے تبادلہ کا علم ہے یا جو ریلوے کے ساتھ تعلق رکھتے ہوئے ان واقعات پر شاہد ہیں۔ ہر افسر اور ہر ماتحت اس بات پر گواہ ہے اس تبدیلی اور ترقی میں انسانی ہاتھوں کا دخل نہیں۔ بلکہ خدا تعالیٰ کی عجیب شان ہے کہ اس تبدیلی کو اپنے ہاتھوں سے نافذ کرنے کے لئے وہ باتیں ظاہر کیں۔ جو واضح طور پر انسانی طاقت سے بالا تھیں۔

$\frac{3}{1945}$ ۲۲ کو میرا تبادلہ لاہور ہو گیا مانتی ذہول لاہور میں ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ صاحبان کی کانفرنس تھی۔ میرے ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ صاحب کو کئی ایک بالا افسران نے کہا کہ وہ میرے تبادلہ میں روک نہ ڈالیں مگر انہوں نے ایک ہی بات کہی کہ وہ مجھے کسی حالت میں بھی اپنے پاس سے تبدیل کرنے کے لئے تیار نہیں۔ یہاں تک کہ ان کی دہلی واپسی پر میں نے ان کو اسقدر اصرار سے کہا کہ میرے دل میں خیال پیدا ہوا کہ وہ ضرور خفا ہو گئے ہوں گے۔ مگر وہ پھر بھی نہ مانے۔ میں تبادلہ کے لئے اس لئے زور دے رہا تھا کہ قادیان کے قرب۔ خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے فیض اور بچوں کی تعلیم و تربیت سے محروم ہو رہا تھا۔ اور یہ امور میرے لئے سوہان روح تھے۔

جب دنیا کے سارے ذرائع فیل ہو گئے۔ تو اس غلام نے اپنے آقا کو ایک عریضہ لکھا جس میں دردمندانہ طور پر عرض کی کہ حضور اس غلام کی طرف خاص توجہ فرمائیں۔ اور یہ کہ پہلے تو حضور کی نظر کرم سے رحمانیت غالب تھی مگر اب کوشش بھی بارور نہیں ہوتی۔ میرے گناہوں کی معافی کے لئے اور اپنی خاص دعا سے میری مدد فرمائیں۔ اسی دوران میں غالباً مئی کا مہینہ تھا کہ میں نے ایک مضمون بجائے ماننگ آفیسر کے پرسنل آفیسر ہونے کے لئے تیار کیا اور حضور کے سامنے پیش کرکے دعا کی استدعا کی۔

اس کے عین بعد مجھے خیال گزرا اور میرے اکثر دوستوں نے (جو بہت ہی سینیئر آفیسر ہیں) بھی مشورہ دیا۔ کہ پہلے تم لاہور کے تبادلہ کی کوشش کرو۔ اور اس کے بعد لاہور پہنچکر یہ ترمیم بھجوا دینا۔ تاکہ وہاں رہ کر تم اس پر کارروائی دیکھ سکو۔ اس مشورہ کے ماتحت $\frac{6}{45}$ ۶ کو خاکسار نے تبادلہ کے لئے درخواست جنرل منیجر صاحب ریلوے کو بھجوا دی۔ اس کے دو ہفتہ بعد غالباً $\frac{6}{45}$ ۲۱ کو میرے ایک دوست جو ہیڈ آفس میں سینیئر آفیسر ہیں۔ مجھے ملنے کے لئے دہلی آئے۔ تو میرے تبادلہ کے متعلق کہنے لگے کہ تمہاری بدقسمتی ہے کہ جس کی جگہ تم کو تبدیل کیا جاتا تھا۔ وہ افسر بیمار ہوکر لمبی چھٹی پر کشمیر چلا گیا ہے۔ اس سے میرے دل میں قطعاً کوئی ناامیدی پیدا نہیں ہوئی۔ اور میں نے ان سے کہا کہ خدا کے فضل سے میری قسمت ہمیشہ ہی بڑی اچھی رہی ہے۔ کیونکہ مجھے حوصلہ تھا۔ کہ تمام دنیاوی افسروں کی طاقتوں سے بالا ایک اور طاقت ہے اور اس تک رسائی ہمیں اپنے آقا کے ذریعہ حاصل ہے۔ $\frac{6}{45}$ ۲۳ کو میں قادیان گیا اور ظہر کی نماز کے بعد مسجد مبارک میں میرے محسن مربی آقا کی نظر کیمیا اثر اپنے اس ناچیز غلام پر پڑی اگرچہ اس وقت میں پچھلی صف میں تھا۔ اور میرے سامنے صف اول میں مکرمی ڈاکٹر کیپٹن بدرالدین احمد صاحب اور حاجی عبدالکریم صاحب آف لکھنؤ تھے۔ حضور نے ازراہ غلام نوازی مصافحہ کے لئے ہاتھ بڑھاتے ہوئے فرمایا "تمہاری تبدیلی کا کیا ہوا ہے"۔ اس محبت بھرے ہاتھ۔ اور ان پیارے الفاظ نے میرے جسم میں کپکپی پیدا کردی۔ اور اس غلام نے عرض کیا کہ معاملہ تاحال افسران بالا کے پاس ہے۔

میں نہیں کہہ سکتا کہ وہ کس قسم کے جادو بھرے الفاظ تھے جن میں امید ہی امید تھی۔ میں نے کسی دوست بہت کے احباب سے کہدیا کہ اب ضرور میرا تبادلہ ہو جائے گا۔ خدا جانتا ہے میرے اندر سے ایک آواز بار بار کہہ رہی تھی کہ اب تبدیلی رک نہیں سکتی۔ اس افسر کی چند دن پہلے کی بات میرے کان میں گونج رہی تھی کہ "تمہاری بدقسمتی ہے" اور میں ہنس رہا تھا کہ دنیا کے لوگ کیا جانیں کہ اللہ والوں کا اتنا کہدینا کہ "تمہاری تبدیلی کا کیا ہوا ہے" اس قدر امید افزا اور خوشکن ہے کہ میرا دل و دماغ اطمینان سے لبریز ہوگیا۔

پرائیویٹ تفصیل میں جانا نہیں چاہتا۔ اس کے اگلے دن یعنی $\frac{6}{45}$ ۲۶ کو جب میں ایمی انبالہ چھاؤنی دورہ پر تھا۔ تو افسران بالا کے درمیان ازسرنو .D.O کے ذریعہ خط وکتابت شروع ہوگئی مگر میرا ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ مجھے پھر بھی دینے کے لئے تیار نہ تھا اور ادھر خدا کے پاک و برگزیدہ خلیفہ کی دعائیں مجھے لاہور پہنچانے کے درپے تھیں ایس دنیاوی طاقت کی کشمکش آخر ناکام ہوئی اور $\frac{7}{45}$ ۵ یعنی دس دن کے بعد غیر معمولی حالات میں خدا تعالیٰ نے سب کو مجبور کردیا اور ثابت کردیا کہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی دعاؤں کو وہ غیر معمولی حالات میں آپ کے غلاموں کے لئے قبول کرتا ہے اور مجھے ترقی کے ساتھ لاہور تبدیل کردیا۔ اور اس عرضی کی بھی ضرورت نہ رہی جو میں بھیجنا چاہتا تھا۔ اس تبادلہ کی تفصیلات اور اس میں غیر معمولی حالات ایسے ہیں۔ کہ ان حالات کو زیب قرطاس کرنا مناسب نہیں۔ اور مضمون بھی لمبا ہو جائیگا۔

میں یہ عرض اس لئے لکھ رہا ہوں کہ حضور کی دعائیں اس بات پر شاہد ہیں کہ اللہ تعالیٰ اس پاک انسان کی دعاؤں سے دنیا میں غیر معمولی حالات پیدا کر رہا ہے۔ وہ اس پاک انسان سے کلام کرتا ہے۔ اور اس کو اپنی لازوال باتیں اسلئے بتاتا ہے کہ دنیا والے اس کو پہچان لیں۔ ہاں یہ وہی ہے جس کے لئے کہا گیا "فتح و ظفر کی کلید تجھے ملتی ہے"۔ یہ وہی ہے جس کی پیدائش سے پہلے خدا تعالیٰ نے اپنے پاک و برگزیدہ مسیح موعود علیہ السلام کو بتایا تھا "اے مظفر! تجھ پر سلام" یہ وہی ہے "جس کے ساتھ فضل ہے جو اس کے آنے کے ساتھ آئے گا"۔ یہ وہی ہے اور خدا کو اس کے دی ہے۔ جس کو مقدس روح دی گئی ہے اور وہ رجس سے پاک ہے۔ اسی پاک انسان کی دعائیں معجز نما ہیں ؎

دعائیں کارگر ہوتی ہیں تیری
کہ تو اک محرم راز دعا ہے

خاکسار ... غلام ... ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ آفس ... لاہور

مجلس خدام الاحمدیہ ڈلہوزی کا پانچواں تبلیغی جلسہ

۱۳ اگست: مجلس خدام الاحمدیہ ڈلہوزی کے زیر اہتمام سات بجے شام زیر صدارت حضرت مرزا ناصر احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ بمقام دارالاتقین منعقد ہوا۔ دعوت نامے معزز اصحاب کو بھیجے گئے اور ان سے مکرر بھی جلسہ میں شمولیت کی درخواست کی گئی۔ اس کے علاوہ ہینڈ بلز تقسیم کئے گئے۔

جلسہ کی کارروائی تلاوت قرآن کریم سے شروع ہوئی گیانی عباداللہ صاحب نے "مسئلہ تناسخ کی حقیقت" پر نہایت دلچسپ اور مدلل پیرایہ میں تقریر کی۔ اپنے غیر مذاہب کے عقیدہ تناسخ کہ مرنے کے بعد انسان اپنے اعمال کے نتیجہ میں یا تو کسی حیوان کی شکل پاتا ہے یا اچھے کاموں کی وجہ سے اعلیٰ رتبہ اور ذات کا مستحق ہو جاتا ہے کی تردید کی اور اسلامی نقطۂ نگاہ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ غیر مذاہب والے مسئلہ تناسخ کی بنیاد موجودہ تفریق عالم پر قرار دیتے ہیں مگر اسلام کہتا ہے کہ یہ تفریق امیر و غریب وغیرہ صفت رحمانیت کے ماتحت ہے ہندوؤں اور سکھوں کی کتب سے حوالہ جات پڑھ کر بتایا کہ یہ کتب بھی اسلامی نظریہ کی تائید کرتی ہیں۔ بالفرض اگر غیر مذاہب کا موجودہ عقیدہ تناسخ مان بھی لیا جائے تو خدا تعالیٰ کی ہستی معدوم اور محدود ماننی پڑتی ہے کیونکہ خدا۔ روح اور مادہ مختلف حقیقتیں رکھتے ہیں۔ اور یہ ماننا پڑے گا کہ یہ تفریق بھی مسئلہ تناسخ کی وجہ سے ہے۔ مگر تمام مذاہب اس نظریہ کو غلط قرار دیتے ہیں گیانی صاحب کی تقریر غیر مسلم احباب کے لئے بڑی دلچسپ ثابت ہوئی۔

بعد ازاں صدر محترم نے فرمایا کہ خدا تعالیٰ ہر زمانہ میں اپنی سنت کے مطابق اپنے بندوں کو دنیا کی اصلاح کے لئے بھیجتا رہتا ہے اپنی قدیم سنت کے ماتحت موجودہ زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مبعوث فرمایا۔ دنیا نے آپ کی مخالفت کی اور احمدیت کو مٹانے کے درپے ہے مگر خدا تعالیٰ کا ہاتھ اس پر ہے اور تھوڑے ہی عرصہ میں وہ ایسی حیرت انگیز ترقی کرے گا زمانے گا کہ دنیا حیران رہ جائے گی پھر آپ نے حاضرین کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا چاہیئے کہ تعصب کو علیحدہ رکھ کر احمدیت کی تحقیق کریں۔ اگر وہ ہم کو غلط راستہ پر تصور کرتے ہیں تو ہمیں کم از کم سمجھا کر سیدھے راستہ پر لانے کی کوشش کریں۔ ہو سکتا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث الحکمۃ ضالۃ المومن کے مطابق انہیں کوئی حکمت کی بات ہم سے مل جائے جلسہ کی کارروائی بخیر و خوبی سوا آٹھ بجے شام دعا پر ختم ہوئی۔ خاکسار مبارک احمد سیکرٹری مجلس خدام الاحمدیہ ڈلہوزی عفی عنہ

Digitized By Khilafat Library Rabwah

وصیتیں

نوٹ۔ وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر کو اطلاع کر دے۔ سکرٹری مقبرہ بہشتی۔

نمبر ۸۸۲۴ منکہ مولوی محمد احمد مولوی فاضل ولد منشی محمد حنیف صاحب قوم راجپوت پیشہ ملازمت عمر ۲۷ سال پیدائشی احمدی ساکن دارالبرکات قادیان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۵/۸/۴۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اس وقت حسب ذیل جائیداد ہے۔ ایک مکان۔ دو عدد دکان واقعہ ریلوے روڈ قادیان۔ یہ مکان اور دکانیں میں نے خود نہیں بنائیں بلکہ مجھے میرے والد صاحب کی طرف سے عطا کردہ ہیں۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی اور جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس جائیداد پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میری آمد اس وقت ۱۴۰/- روپے ماہوار ہے۔ میں تازیست اپنی آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ اس کے علاوہ میرے پاس اس وقت ۱۲۰۰/- روپے نقد موجود ہے۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ میرے مرنے کے بعد جس قدر میری جائیداد ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ العبد محمد احمد مولوی فاضل گواہ شد۔ محمد عبداللہ بوتالوی دارالبرکات۔ گواہ شد محمد حمید احمد۔ گواہ شد منشی محمد حنیف والد موصی۔

نمبر ۸۸۱۹ منکہ محمد عبداللہ خان ولد چوہدری کریم بخش صاحب قوم جٹ کاہلوں پیشہ ملازمت عمر ۲۷ سال تاریخ بیعت ۱۹۳۰ء ساکن چک چہور ۱۱/R.B. ڈاکخانہ سانگلہ ہل ضلع شیخوپورہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱۸/۷/۴۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ اس وقت میری کوئی جائیداد نہیں۔ میری ماہوار آمد اس وقت ۱۸۶/- روپے ہے۔ میں اپنی آمدنی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ کرتا ہوں۔ میں یہ ماہوار ادا کرتا رہوں گا۔ اس کے علاوہ میرے مرنے پر اگر کوئی جائیداد ثابت ہو تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ میں اپنی ماہوار آمد کی کمی بیشی کی اطلاع دفتر بہشتی مقبرہ کو دیتا رہوں گا۔ العبد:۔ محمد عبداللہ صوبیدار گواہ شد۔ صوبیدار میجر شیر ولی ۸/۱۵ پنجاب رجمنٹ گواہ شد۔ محمود احمد عارف حوالدار کلرک ۸/۱۵ پنجاب رجمنٹ

نمبر ۸۸۰۸ منکہ عزیز دین احمد زرگر ولد میاں امام دین صاحب قوم راجپوت سندھو پیشہ زرگری عمر ۴۸ سال پیدائشی احمدی ساکن چوک نواب صاحب لاہور بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲۱/۷/۴۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ ایک مکان واقع وسن پورہ نئی آبادی تکیہ رحیم اللہ لاہور میں بلا خراکت غیری ہے۔ قیمتی ۳۰۰۰/- روپے۔ ایک مکان واقعہ احمدیہ بلڈنگس لاہور بالمقابل مہمانخانہ ہے جس کے ہم تین بھائی ملبہ کے مالک ہیں۔ ملبہ کی قیمت ۲۰۰۰/- روپے ہے جس میں میرے بھائی تاج دین۔ مولوی چراغ دین صاحب مرحوم پسران امام دین صاحب ہیں۔ میں اس کے ۱/۳ حصہ کا مالک ہوں۔ لیکن مجھ پر اس جائیداد پر مبلغ ۶۰۰/- روپیہ قرضہ بنک ہے۔ مذکورہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ میری ماہوار آمدنی ۳۰/- روپے ہے اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ میرے مرنے پر اگر اس کے علاوہ کوئی جائیداد ثابت ہو تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ ۳۔ میرے ورثاء کو اطلاع ... العبد: عزیز دین احمد موصی۔ گواہ شد۔ رشید احمد ... موصی۔ گواہ شد خورشید احمد ... ورثاء۔

نہایت مفید تبلیغی ٹریکٹ رعایتی قیمت پر

صیغہ نشر واشاعت نے مندرجہ ذیل نہایت مفید تبلیغی ٹریکٹ شائع کئے ہیں۔ احباب انہیں منگوا کر زیادہ سے تقسیم کریں:۔

(۱) How to Save the World.
قیمت دو روپے فی سینکڑہ

(۲) The Unassailable Citadel.
قیمت دو روپے فی سینکڑہ

(۳) ندائے ایمان۔ لطیف تصنیف حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ۔ قیمت اڑھائی روپیہ فی سینکڑہ

(۴) ملت اسلامیہ کے تنزل کے اسباب اور مسلمانوں کی موجودہ مشکلات کا حل۔
قیمت اڑھائی روپے فی سینکڑہ

(۵) علماء اور مولوی صاحبان سے چند دریافت طلب امور۔ قیمت اڑھائی روپے فی سینکڑہ

(۶) آیت خاتم النبیین کی صحیح تفسیر۔ قیمت اڑھائی روپے فی سینکڑہ

(۷) شانتی کا اپدیش (ہندی)۔ قیمت اڑھائی روپیہ فی سینکڑہ

(۸) کرشن اوتار (〃) 〃 〃 〃 〃

(۹) پرگٹہ ونالہ داگورو (گورمکھی) قیمت اڑھائی روپیہ فی سینکڑہ

یہ رعایت تھوڑے عرصہ کے لئے ہے۔ اس لئے احباب جلد سے جلد منگوا کر فائدہ اٹھائیں

ملنے کا پتہ

دفتر نشر واشاعت۔ قادیان پنجاب

حب جدید

یہ گولیاں اعصابی اور دماغی کمزوری کیلئے بے حد مفید ہیں۔ ہسٹریا۔ مراق کے لئے نہایت مفید ثابت ہوئی ہیں۔
قیمت ۸۰ گولیاں اٹھارہ روپے ۱۸ عے
ملنے کا پتہ
دواخانہ خدمت خلق قادیان

"الفضل" کی ایجنسیاں

لاہور۔ امرتسر۔ بٹالہ۔ سیالکوٹ۔ گجرات وغیرہ تمام بڑے بڑے شہروں میں "الفضل" کی ایجنسیاں قائم کرنے کی تجویز ہے۔ جو دوست اس کام کو کرنا چاہیں۔ وہ خود اپنے منشار سے مطلع کریں۔ بعض مقامات پر تو اس کام کو ایک مستقل پیشہ کے طور پر اختیار کیا جا سکتا ہے۔ اور اس سے خاطر خواہ گزارہ ہو سکتا ہے۔ جماعت کے ذمہ دار عہدہ داران کی خدمت میں التماس ہے کہ اس کام کے لئے موزوں دوستوں کو تیار کریں۔ (منیجر الفضل)

سٹار ہوزری ورکس لمیٹڈ قادیان کیلئے ضرورت

سٹار ہوزری ورکس لمیٹڈ قادیان کے لئے ایک ایسے شخص کی ضرورت ہے۔ جو اردو انگریزی میں اچھی علمی لیاقت رکھتا ہو۔ اور ان دونوں زبانوں میں آزادی سے گفتگو۔ اور خط وکتابت کر سکتا ہو۔ محنتی ہو اور تجارتی مذاق رکھتا ہو۔ جس کو مینجنگ ڈائرکٹر صاحب کے اسسٹنٹ کے طور پر لگایا جائے گا۔ منتخب ہونے کی صورت میں دوران عرصہ ٹریننگ ایکسو روپیہ ماہانہ دیا جائے گا۔ امتحانی عرصہ ایک سال ہوگا۔ اس کے بعد ان کو ۱۰۰۔۔۔۱۰۔۔۔۵۰ کا گریڈ دیا جائے گا۔ اس کے اگلے گریڈ کا فیصلہ بعد میں ہوگا۔ خواہشمند احباب اپنی درخواستیں جلد از جلد بھجوا دیں۔

چیئرمین سٹار ہوزری ورکس لمیٹڈ قادیان

اعلان

ضرورت ہے:۔۔۔

مینجر۔۔۔ اکاونٹنٹ ۔۔۔ اور۔۔۔ آفس کلرک کی

ٹائپ جاننے والوں کو ترجیح دیجائیگی۔ اپنی لیاقت اور تجربہ کی کیفیت لکھیں تنخواہ حسب لیاقت دی جائے گی۔ احمدی دوست اپنے حلقہ کے پریذیڈنٹ کی تصدیق کرا کر درخواستیں بھیجیں ۔۔۔ درخواستیں بنام

گلبر اینڈ کمپنی ۹ میکلیگن روڈ۔ لاہور

چاقو

بہترین پاکٹ نائف

اصلی فولادی ہاگورا چاقو جیبی کے ... خوفناک دستے پر ہاگورا کا اشتہار ہوتا ہے

گارنٹی

اسپنگ خراب نکلنے پر استعمال شدہ واپس

قیمت فی چاقو عہ

ایجنٹ افضل برادرز جنرل مرچنٹس قادیان

اکٹھے چھ چاقو منگوانے پر خرچہ ڈاک پارسل معاف

ایس ایم عبداللہ احمدی ہاگورا ورکس وزیرآباد

Digitized By Khilafat Library Rabwah

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

ٹوکیو ۵ ستمبر۔ اعلیٰ اتحادی کمانڈر جنرل میکارتھر نے آج ایک اعلان میں بتایا کہ امریکن کیولری فورسز کا پہلا ڈویژن جمعہ کے روز ٹوکیو پر قبضہ کرے گا۔ اسی دن جنرل میکارتھر بھی ٹوکیو پہنچ جائینگے۔ اس وقت یہ ڈویژن یوکوہاما اور ٹوکیو کے درمیان ہے۔

لنڈن ۵ ستمبر۔ ایک اعلان میں بتایا گیا ہے۔ کہ اتحادی افسر ٹوکیو ریڈیو کا انتظام اپنے قبضہ میں لے لینگے۔ تاکہ ان اٹھائیس ہزار سپاہیوں کے لئے گانے اور خبروں کا انتظام کر سکیں۔ جو جاپان کی قید میں ہیں۔

ٹوکیو ۵ ستمبر۔ آج صبح جاپان کے غیر ملکی معاملات کے وزیر شیگیمٹسو نے جنرل میکارتھر سے بات چیت کی۔

لنڈن ۵ ستمبر۔ سنگاپور پر قبضہ کی تیاریاں مکمل ہو چکی ہیں۔ امید ہے کہ ریئر ایڈمرل ہالینڈ کی جنگی کروزر سسکس کے ذریعہ وہاں پہنچنے کی خبر جلد آنے والی ہے۔

لنڈن ۵ ستمبر۔ بورنیو میں بانگ پاپن میں جاپانی فوجوں کی آسٹریلین فوج کے افسروں سے بات چیت ہو رہی ہے۔

لنڈن ۵ ستمبر۔ لارڈ لوئی مونٹ بیٹن نے جاپانی کمانڈر کو حکم دیا ہے۔ کہ جاوا۔ ڈچ ایسٹ انڈیز اور دوسرے جزائر کی ضروری باتیں بتائی جائیں۔ تاکہ فوجی سپاہی آسانی سے اتر سکیں۔

لنڈن ۵ ستمبر۔ ساؤتھ ایسٹ ایشیا کمانڈ کے ہیڈ کوارٹرز سے اعلان کیا گیا ہے۔ کہ اس وقت تک ۲۰۰۰ قیدی جاپان سے آزاد کرائے جا چکے ہیں۔ ریڈ کراس سوسائٹی نے ہندوستان سے ۵۰ ہزار پارسل کھانے پینے کی چیزوں کے قیدیوں پر پھینکنے کے لئے فراہم کر لئے ہیں۔

واشنگٹن ۵ ستمبر۔ امریکہ کے غیر ملکی معاملات کے وزیر مسٹر برنیز لنڈن جا رہے ہیں۔

لنڈن ۵ ستمبر۔ برطانوی وزیر اعظم کی سرکاری رہائش گاہ ۱۰ ڈاؤننگ سٹریٹ سے پانچ سال کے بعد فوجی پہرہ ہٹا لیا گیا ہے۔

نئی دہلی ۵ ستمبر۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ فوجی محکمہ کے خفیہ تحقیقات کے افسروں نے حکومت ہند کے اس فیصلہ کی روشنی میں کہ آزاد ہند فوج کے ان سپاہیوں اور افسروں سے جو دشمن کے دباؤ کے زیر اثر اس سے جا ملے تھے۔ فراخدلانہ اور خسروانہ سلوک کیا جائیگا۔ انڈین نیشنل آرمی کے ہزارہا افسروں اور سپاہیوں کے خلاف تحقیقات شروع کر دی ہے۔ اور اس ضمن میں بہت سا کام ختم کر لیا ہے۔ انڈین نیشنل آرمی کے جن ممبروں کے خلاف کورٹ مارشل میں مقدمات چلیں گے۔ انہیں صفائی پیش کرنے کا پورا پورا موقعہ دیا جائیگا۔ اور انہیں اپنی طرف سے وکیلوں کی معرفت کیس لڑنے کی سہولیات بہم پہنچائی جائینگی۔

لنڈن ۵ ستمبر۔ ڈیلی ٹیلیگراف کا نامہ نگار مقیم ماسکو لکھتا ہے۔ کہ روسی سائنسدان پیٹر کیپزو نے روسی فوجی افسران کے سامنے اٹامک بم کے متعلق اپنے تجربات کے نتائج بیان کئے ہیں۔

لکھنؤ ۵ ستمبر۔ مسٹر رفیع احمد قدوائی سابق وزیر مال یو۔پی گورنمنٹ بال بال بچ گئے۔ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ آدھی رات کے وقت وہ گہری نیند سو رہے تھے۔ کہ ٹیبل لیمپ کی وائرنگ سے ایک شعلہ نکل کر بجلی کے پنکھے کے جھونکے سے ان کے بستر پر آ گرا۔ اور آگ لگ گئی۔ لیکن وہ کمرے سے باہر نکل جانے میں کامیاب ہو گئے اور اس طرح بچ گئے۔

سڈنی ۵ ستمبر۔ ہانگ کانگ سے تازہ اطلاع مظہر ہے۔ کہ شہر میں شدید قسم کے فسادات کا خطرہ پیدا ہو گیا ہے۔ کیونکہ چینی آبادی جاپانیوں سے انتقام لینے کی کوشش کر رہی ہے۔ رپورٹ میں بتایا گیا ہے۔ کہ کئی کئی سو چینیوں نے ایک ایک جاپانی سپاہی پر حملہ کر دیا۔ ایک جاپانی سپاہی کو سینکڑوں چینیوں نے ٹھڈے مار مار کر ادھموا کر دیا۔ چینیوں نے رستوں پر کھڑے ہو کر بسوں کو روک لیا۔ اور جاپانیوں اور جاپان نواز چینیوں کی تلاش کرنے لگے۔ بسوں میں اگر کوئی جاپانی یا جاپان نواز چینی نظر آیا۔ تو اسے گھسیٹ کر باہر نکال لیا۔ اور بری طرح پیٹا گیا۔

لنڈن ۵ ستمبر۔ جاپانی خبر رساں ایجنسی نے اعلان کیا ہے۔ کہ گولہ بارود کے جاپانی انسپکٹر جنرل امیر البحر شاؤ بوری زوبی نے ہراکری کر کے خودکشی کر لی ہے۔

فرینکفرٹ ۵ ستمبر۔ یورپ میں مقیم امریکی فوجوں کی فنانسی برانچ نے انکشاف کیا ہے۔ کہ گذشتہ ۱۹۴۴ء کے جرمن بجٹ کے اعداد و شمار مل گئے ہیں۔ جن سے پتہ چلتا ہے۔ کہ اس سال صرف ہٹلر کو دو کروڑ ساٹھ لاکھ مارک ملے۔ ان کی تفاصیل حسب ذیل ہیں:۔ ۶۰۰۰ رائش مارک بطور تنخواہ دس لاکھ رائش مارک بطور صدر رائش اور دو کروڑ چالیس لاکھ رائش مارک بطور چانسلر اس کے ضروری اخراجات کے لئے۔ جیسا کہ دنیا کو معلوم ہے۔ کہ ہٹلر کے عہد میں جرمنی کا بجٹ بھی شائع نہیں ہوا۔ لہذا پبلک کو کبھی معلوم نہیں ہو سکا کہ وہ کس قدر تنخواہ لیتا ہے۔ اور کس قدر خرچ کرتا ہے۔

نیویارک ۵ ستمبر۔ اس وقت جاپان کا کوئی بھی شہر رہنے کے قابل نہیں۔ اور کسی قسم کی ضروریات کیلئے کوئی کاروبار بھی شہر میں نہیں ہو رہا۔

لاہور ۵ ستمبر۔ ہائیکورٹ میں جسٹس اے۔ این بھنڈاری کی عدالت میں سرکار کی طرف سے مسٹر غلام رسول خان ایڈووکیٹ نے اخبار "زمیندار" کے ایڈیٹر۔ پرنٹر اور پبلشر کے خلاف توہین عدالت کی کارروائی کئے جانے کے لئے درخواست دی۔ سرکاری وکیل کی بحث سننے کے بعد فاضل جج نے نوٹس جاری کر دیا۔ ایک مقدمہ کی سماعت کے دوران میں زمیندار نے متعلقہ واقعہ کے متعلق کچھ ایسی رپورٹیں شائع کیں۔ جن سے زیر سماعت مقدمات پر رائے زنی ہوتی ہے۔

لاہور ۵ ستمبر۔ پنجاب گورنمنٹ نے پچیس روپیہ سالانہ سے کم مالیہ اراضی ادا کرنے والے مالک کاشتکاری کی بہبود کا فنڈ قائم کیا ہے۔ اس کے لئے ۵۵ لاکھ روپیہ سالانہ کی رقم مقرر کی جائیگی۔ قلیل مالیہ ادا کرنے والوں کے بچوں کو وظیفے دینے اور ان میں امداد باہمی کی سرگرمیوں کو توسیع دینے اور تپدق کے مریضوں کی صحت گاہوں میں خاص سہولتیں مہیا کرنے کے لئے معتدبہ رقوم مخصوص کی گئی ہیں۔

لنڈن ۵ ستمبر۔ ہندوستانی اور برطانوی فوجیں سنگاپور میں اتر گئی ہیں۔ یہ کام نہایت خوش اسلوبی سے ہوا۔ اور کوئی ناگوار واقعہ پیش نہیں آیا۔ اب سیام کی فوجوں سے ہتھیار ڈالنے کا انتظام کیا جا رہا ہے۔

لنڈن ۵ ستمبر۔ ساؤتھ ایسٹ ایشیا کمانڈ کے ہیڈ کوارٹر سے اعلان کیا گیا ہے۔ کہ جنرل لوئی مونٹ بیٹن کی کمان میں ۲۸۰۰۰ جنگی قیدیوں کو روانہ کیا جا چکا ہے۔ جن میں سے ۲۳۰۰۰ کو ہوائی جہازوں کے ذریعہ سے بنکاک پہنچایا گیا ہے۔ اندازہ لگایا گیا ہے۔ کہ جاپان کی قید میں کل ایک لاکھ پندرہ ہزار سپاہی ہیں۔ جن کو چھڑانے کا انتظام کرنا ہے۔ جاپانی ان قیدیوں کو جو متفرق دور دور کیمپوں میں ہیں۔ نزدیکی سنٹروں میں اکٹھا کر رہے ہیں۔ اب ان قیدیوں کی شرح اموات بھی بہت کم ہو گئی ہے۔ کیونکہ ان پر ہوائی جہازوں کے ذریعہ خوراک کے پارسلوں۔ ڈاکٹروں اور ادویات کو پہنچایا جا رہا ہے۔

لنڈن ۵ ستمبر۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ انڈیا لیگ کی پارلیمنٹری کمیٹی کے ممبر وزیر ہند لارڈ پیتھک لارنس سے ملاقات کریں گے۔ اگرچہ اس ملاقات کے لئے کوئی تاریخ مقرر نہیں ہوئی ہے۔ لیکن خیال کیا جاتا ہے۔ کہ ملاقات جلد ہوگی۔

بغداد ۵ ستمبر۔ وزیر خارجہ عراق نے سفیر عراق مامور قاہرہ کو ہدایت کی ہے۔ کہ حکومت مصر کو مطلع کر دے کہ عرب ممالک کے درمیان ثقافتی معاہدہ کے لئے جو مسودہ مرتب کیا گیا ہے۔ حکومت عراق نے اسے منظور کر لیا ہے۔

لنڈن ۵ ستمبر۔ سرکاری اعداد و شمار سے معلوم ہوا ہے۔ کہ ہر ہیس کو عیش و آرام کے سامان مہیا کرنے کے لئے برطانیہ کے ٹیکس دہندگان پر ایک لاکھ پونڈ کا بوجھ پڑا ہے۔ ہیس پر پہرہ رکھنے والے سپاہیوں کو تنخواہ کی صورت میں ۵۷۰۰۰ پونڈ دئے گئے۔

ٹوکیو ۵ ستمبر۔ جاپان کے وزیر اعظم ہگاشی کونی نے آج صبح ہوس آف پیئرز میں تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ جاپان کے ہارنے کی یوں تو بہت سی وجوہ ہیں۔ لیکن اصل بات یہ ہے۔ کہ جاپانی قوم کو اپنے کئے پر پچھتانا چاہیئے۔ اور پوٹسڈم کی شرائط پر سچے دل سے عمل کرنا چاہیئے۔ آپ نے کہا۔ کہ لڑائی کا پانسہ اس وقت ہی بدلنا شروع ہو گیا تھا۔ جب گوڈل کنال پر حملہ ہوا۔ پھر ماریانہ بھی ہاتھ سے نکل گئے۔ اور اتحادی آگے بڑھتے چلے گئے۔ اور پھر ان کی بمباریوں سے کچھ مال آمادہ ہو گیا ۴/۵ اور کارخانے نیا مال تیار کرنے سے رک گئے۔ جس سے تجارتی کشتیوں کو سخت نقصان پہنچا۔ آپ نے مزید کہا۔ کہ لڑائی کے خاتمہ پر اس قسم کے حالات پیدا ہو گئے تھے۔ کہ لڑائی کو جاری رکھنا ناممکن ہو گیا تھا۔